بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام کے پیچھے مؤذن کے لیے مصلی بچھایا جاسکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر مؤذن صاحب کے لیے امام صاحب کے پیچھے مصلی بچھا دیا جائے تاکہ وہی اقامت پڑھیں کوئی دوسرا نہ پڑھے نیز بوقت ضرورت امام کی نیابت کر سکیں، کیونکہ دوسرے جب پڑھتے ہیں تو کسی کے تقوی وپرہیزگاری پر کلام، کسی کے عقائد ونظریات مشکوک، کسی کے مخارج درست نہیں اور کسی کا تلفظ وادائیگی درست نہیں ہوتی جس سے دیگر نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے اور بوقت ضرورت وہ امام کی نیابت کے بھی اہل نہیں ہوتے، تو کیا اس مصلحت کے پیش نظر مؤذن کے لئے امام کے پیچھے مصلی بچھا سکتے ہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرما دیں۔

سائل: عبدالرحمن عطاری (جوہر ٹاؤن لاہور)

جواب

سوال میں بیان کردہ مصلحت وحکمت کے پیش نظر امام صاحب کے پیچھے مؤذن صاحب کے لیے مصلی بچھایا جاسکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ مصلی بچھانے کو شرعاً لازم وضروری نہ سمجھا جائے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ جو شخص اذان دے اقامت کہنا بھی اسی کا حق ہے، مؤذن کے موجود ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کا اقامت کہنا، مکروہ وناپسندیدہ ہے، جبکہ یہ بات مؤذن کو ناگوار گزرتی ہو لیکن اگر کوئی دوسرا شخص مؤذن کی اجازت سے اقامت کہے، یا بغیر اجازت کے کہے اور یہ اسے ناگوار محسوس نہ ہو تو کسی دوسرے کا اقامت کہنا بلا کراہت جائز ہے۔ اور جہاں تک اقامت کے درست ہونے کا معاملہ ہے وہ تو کسی بھی صف میں اور صف کے کسی بھی کونے میں پڑھنے سے درست ہو جاتی ہے لیکن اس میں سنت یہ ہے کہ امام کے بالکل پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہو کر کہی جائے اور شرعاً بھی یہ محبوب ومطلوب ہے کہ امام کے قریب سمجھ دار اور دین دار لوگ کھڑے ہوں تاکہ بوقت ضرورت وہ امام کی نیابت وغیرہ کی ذمہ داری سرانجام دے سکیں اور فی زمانہ اس بات کو ملحوظ رکھ کر ہی مؤذن کا تقرر کیا جاتا ہے کہ وہ صحیح العقیدہ، باشرع اور مسائلِ اذان واقامت اور احکام نماز سے خاطر خواہ واقف ہو تاکہ وہ اذان واقامت کو درست انداز میں پڑھ سکے اور بوقت ضرورت امام کی نیابت کا درست طریقے سے حق ادا کر سکے اور ہمارے یہاں یہی معمول ومروج ہے کہ مؤذن صاحب امام کے پیچھے پہلی صف میں ہی کھڑے ہو کر اقامت کہتے ہیں، لہٰذا ان مذکورہ مصالح کے پیش نظر امام کے پیچھے پہلی صف میں مؤذن کے لیے مصلی بچھانے میں کوئی حرج نہیں تاکہ وہی اقامت پڑھیں البتہ اگر کوئی شخص مؤذن صاحب سے بھی پہلے آکر اس جگہ پر بیٹھ جائے تو اب وہاں نماز پڑھنا اسی کا حق ہے اسے نرمی سے کہا جائے اگر وہ مان

جائے تو مؤذن صاحب وہاں کھڑے ہو کر اقامت کہہ دیں ورنہ جہاں جگہ ملے وہیں سے اقامت کہہ دیں، اسے زبردستی وہاں سے نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اقامت کہنا مؤذن کا حق ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ”عن زياد بن الحارث الصدائي، قال: أمرني رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أن أؤذن في صلاة الفجر، فأذنت، فأراد بلال أن يقيم، فقال: رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: إن أخا صداء قد أذن، ومن أذن فهو يقيم“ ترجمہ: حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اذان کہنے کا حکم دیا، میں نے اذان کہی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدائی (قبیلے سے تعلق رکھنے والے) بھائی نے اذان کہی اور جو اذان دے، وہی اقامت کہے۔ (جامع الترمذي، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء اَن من اَذن فھو یقیم، جلد 1، صفحہ 148، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت المفاتیح شرح مصابیح میں ہے: ”يعني: الاقامة حقّ من أذّن، ويكره أن يقيم غير من أذّن إلا برضاه“ ترجمہ: یعنی اقامت کہنا اسی کا حق ہے جس نے اذان دی، دوسرے شخص کا مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا مکروہ ہے۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد 2، صفحہ 44، مطبوعہ دار النوادر، الکویتیہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”والأفضل أن يكون المؤذن هو المقيم، كذا في الكافي، وإن أذن رجل وأقام آخر، إن غاب الأول جاز من غير كراهة، وإن كان حاضرا أو يلحقه الوحشة بإقامة غيره يكره، وإن رضي به لا يكره“ ترجمہ: افضل یہی ہے کہ مؤذن ہی اقامت کہے، یونہی کافی میں ہے اور اگر ایک شخص اذان دے اور دوسرا اقامت کہے، تو اگر پہلا شخص (یعنی مؤذن) موجود نہ ہو، تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر پہلا شخص (یعنی مؤذن) موجود ہو اور اسے ناگوار بھی محسوس ہو، تو دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے اور اگر مؤذن راضی ہو، تو مکروہ بھی نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاَذان، الفصل الاول فی صفۃ الاذان، جلد 1، صفحہ 54، مطبوعہ کوئٹہ)

اقامت کسی بھی صف میں مناسب جگہ کھڑے ہو کر کہنا جائز ہے تاہم امام کے پیچھے کھڑے ہو کر کہنا سنت ہے چنانچہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اقامت امام کی محاذات میں کہی جائے یہی سنّت ہے وہاں جگہ نہ ملے تو دہنی طرف لفضل الیمین عن الشمال (کیونکہ دائیں جانب کو بائیں پر فضیلت ہے۔ ت) ورنہ بائیں طرف لحصول المقصود بکل حال (کیونکہ مقصود ہر حال میں حاصل ہوتا ہے۔ ت)“ (فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 397، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”تکبیر و اقامت کے لیے زیادہ مناسب جگہ امام کے پیچھے یا داہنے طرف پہلی صف میں ہے لیکن ہر صف میں خواہ دوسری ہو یا تیسری یا اور کوئی صف، تکبیر و اقامت کہنا صحیح و جائز ہے۔ شرعا اس میں کوئی حرج نہیں۔“ (حبیب الفتاوی، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 182، شبیر برادرز، لاہور)

مفتی حبیب اللہ نعیمی صاحب ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں : "**مؤذن اقامت پہلی صف میں کہے، یہی معمول و مروج ہے اس کے لیے مصلی اور جائے نماز بچھانا، جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔**" (حبیب الفتاوی، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 182، شبیر برادرز، لاہور)

عقل مند و اہل علم و تقوی کو امام کے قریب کھڑے ہونے کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ليلني منكم أولو الأحلام والنهى" ترجمہ : تم میں سے عقل مند و اہل علم کو میرے قریب ہونا چاہیے۔ (صحیح المسلم شریف، باب تسویۃ الصفوف، جلد 1، صفحہ 323، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "یعنی صف اول میں مجھ سے قریب فقہاء صحابہ ہوں جیسے خلفائے راشدین اور عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ ابن مسعود وغیرہم تاکہ وہ میری نماز دیکھیں اور نماز کی سنتیں وغیرہ یاد کرکے اوروں کو سمجھائیں اور بوقت ضرورت ہماری جگہ مصلے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھا سکیں ان کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو علم و عقل میں ان کے بعد ہوں تاکہ ان صحابہ سے یہ نماز سیکھیں۔" (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 183، نعیمی کتب خانہ، لاہور)

اگر کوئی شخص مسجد میں پہلے سے آکر کسی مقام پر بیٹھ جائے تو اب مؤذن صاحب یا کوئی اور اسے زبردستی وہاں سے نہیں اٹھا سکتا، چنانچہ درمختار میں ہے "وليس له إزعاج غيره منه ولو مدرسا" ترجمہ : اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ مسجد میں کسی جگہ پہلے سے بیٹھے ہوئے بندے کو وہاں سے اٹھائے اگرچہ ایسا کرنے والا مدرس ہو۔ (درمختار، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 662، مطبوعہ بیروت)

اس عبارت کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "قال في القنية: له في المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره. قال الأوزاعي: له أن يزعجه، وليس له ذلك عندنا اهـ أي لأن المسجد ليس ملكا لأحد بحر عن النهاية.۔ وفي شرح السير الكبير للسرخسي: وكذا كل ما يكون المسلمون فيه سواء كالنزول في الرباطات، والجلوس في المساجد للصلاة، والنزول بمنى أو عرفات للحج، حتى لو ضرب فسطاطه في مكان كان ينزل فيه غيره فهو أحق، وليس للآخر أن يحوله" ترجمہ : قنیہ میں ہے کہ کسی شخص کے لیے مسجد میں کوئی مخصوص جگہ ہو جہاں وہ ہمیشہ بیٹھا کرتا ہے اور وہاں کوئی دوسرا شخص بیٹھ جائے تو امام اوزاعی نے فرمایا "اگر وہ اس کو وہاں سے ہٹانا چاہے تو جائز ہے اور ہمارے نزدیک اس کو ایسا کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ یعنی کیونکہ مسجد کسی کی ملکیت نہیں بحر میں نہایہ سے منقول ہے۔ اور امام سرخسی کی سیر کبیر میں ہے کہ ایسے ہی ہر وہ مقام جس میں تمام مسلمان مساوی حق رکھتے ہوں، جیسا کہ سراؤں میں ٹھہرنا، نماز کے لئے مساجد میں بیٹھنا اور منٰی اور عرفات میں حج کے لئے اترنا، حتی کہ اگر کسی نے ایک جگہ وہاں خیمہ لگایا اور دوسرا شخص وہاں پہلے ٹھہر گیا تو پہلے کو یہ حق نہیں کہ اسے وہاں سے اٹھائے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 662، مطبوعہ بیروت)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں۔ حدیث میں فرمایا: "لیلینی منکم اولو الاحلام والنھی" تم میں سے دانشور اور عقلمند لوگوں کو میرے قریب ہونا چاہیئے۔

اور وہی دانشور ہے جو متقی ہو، متقیوں کو چاہیئے تھا کہ یہی پہلے آتے کہ سب سے اول میں جگہ پاتے اب کہ وہ دوسری قسم کے لوگ پہلے آ گئے تو انہیں مناسب ہے کہ متقیوں کے لئے جگہ خالی کر دیں ورنہ انہیں ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں خصوصاً جبکہ سبب فتنہ ہو اعمال میں ہدایت نرمی سے چاہیئے کہ سختی سے ضد نہ بڑھے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 193، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0894

تاریخ اجراء: 15 شوال المکرم 1444ھ/06 مئی 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net